ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

غذائی اشیاء میں عنبر سے متعلق فقہاء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ اور عصری تقاضے

An analytical study of the opinions of jurists regarding amber in food items and contemporary requirements

☆اشتیاق احمد ☆☆ڈاکٹر حافظ محمد شہباز

Abstract

Amber is a fragrant substance that is typically produced in the stomach of the marine animal "Steller's whale." It is a natural material used in various products for fragrance, especially in the perfume and scent industry. Islamic scholars have offered different opinions regarding its use, and these opinions can be analyzed in the context of various schools of Islamic jurisprudence. There is a difference of opinion among scholars, but it is clear that the use of amber can be considered halal or haram based on its nature and source. In the modern era, when the use of synthetic amber is common and environmental issues have become significant, it is necessary for scholars to make their decisions in light of modern research and to inform Muslims about its use. Additionally, societal and ethical concerns, such as animal rights and environmental protection, should also be given importance so that not only Islamic principles are followed in this matter, but global ethical standards are also taken into account.

Keywords: *Ambergris, Islamic Jurisprudence, Halal, Animal Rights, Environmental Ethics*

تعارف موضوع

عنبر سمندری حیوان "اسٹیلر وہیل" کے معدے میں پیدا ہونے والا ایک خوشبودار مادہ ہے، جو خوشبو اور عطر کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔[1] اسلامی فقہاء نے اس کے استعمال کے بارے میں مختلف آراء دی ہیں جو مختلف فقہی مکاتبِ فکر کی روشنی میں قابلِ تجزیہ ہیں۔ فقہاء کے درمیان اختلاف موجود ہے کہ آیا عنبر حلال ہے یا حرام، اور یہ اختلاف اس کی نوعیت اور ماخذ پر مبنی ہے۔ جدید دور میں جب مصنوعی عنبر کا استعمال عام ہو چکا ہے اور ماحولیاتی مسائل زیادہ نمایاں ہو چکے

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پنجاب، پاکستان

☆☆ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پنجاب، پاکستان

(1) زبیدی، محمد بن محمد، تاج العروس، دار الہدایہ، بیروت، س ن، 13/147

ہیں، اس موضوع پر فقہاء کو عصری تحقیق کی روشنی میں اپنے فیصلے کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو اس کے استعمال کے بارے میں آگاہی دینا بھی ضروری ہے تاکہ اسلامی اصولوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور ماحولیاتی معیار کا بھی خیال رکھا جائے۔اس کے علاوہ، سماجی اور اخلاقی مسائل جیسے کہ حیوانات کے حقوق اور ماحولیاتی تحفظ کو بھی مدِ نظر رکھنا اہم ہے تاکہ نہ صرف اسلامی اصولوں کی پیروی ہو بلکہ عالمی اخلاقی معیار کا بھی احترام کیا جاسکے۔ عنبر کے موضوع پر فقہی آراء کا یہ تجزیہ عصری تقاضوں اور جدید علمی تحقیقات کی روشنی میں ایک اہم علمی اور عملی ضرورت ہے۔

ماہیت:

عنبر کیا ہے؟ معروف و مشہور یہ ہے کہ سرمئی رنگ کا ایک خوشبودار مادہ ہے:

اٹھالذت عودو عنبر اٹھا　　　　اٹھالطف زلف معطر اٹھا[2]

یہ مادہ ایک بڑی جسامت والی مچھلی کے پیٹ سے نکل کر پانی کی سطح پر جمع ہو جاتا ہے اس وجہ سے اس مچھلی کو بھی عنبر کہتے ہیں جو عنبر کو نگلتی اور اگتی ہے۔ یہ مچھلی اپنے بڑے سر کی وجہ سے دیگر مچھلیوں سے ممتاز ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس مچھلی کا شکار کرکے اس کے پیٹ سے بھی عنبر نکال لیتے ہیں، چنانچہ امام شافعی سے منقول ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ میں نے سمندر میں اگا ہوا عنبر دیکھا جو بکری کی گردن کی طرح مڑا ہوا تھا، یہاں سمندر میں ایک جانور ہوتا ہے جو اس عنبر کو کھالیتا ہے مگر عنبر اس کے لیے زہر قاتل ہوتا ہے اس لیے لگتے ہی مر جاتا ہے، پھر وہ مردہ جانور سمندر کی لہروں سے ساحل پر آجاتا ہے اور اس کے پیٹ سے عنبر نکال لیا جاتا ہے عنبر مختلف قسم کا ہوتا ہے لیکن رنگت کے لحاظ سے بہترین عنبر اشہب (Black Ambergri) ہوتا ہے جو کہ سفید زردی مائل اور بہت خوشبودار ہوتا ہے اور "اشہب" اس سیاہ رنگ کو کہتے ہیں جس کی سفیدی غالب ہو۔

خوشبویات (Fragrances) میں عمدہ اور قیمتی ہونے کے اعتبار سے مشک کے بعد عنبر کا درجہ ہے۔ اس کی کئی انواع واقسام ہیں جن میں سب سے اعلی اشہب رنگ کا، پھر نیلا، پھر زرد اور سب

---

(2) 1977، سرکشیدو، ص:131

سے ادنی قسم سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔[3]

بعض ماہرین کی رائے ہے کہ سمندر میں ایک خاص قسم کا پودا اگتا ہے جس کو سمندری مخلوق کھا لیتی ہے اور بطورِ فضلہ کے خارج کر دیتی ہے، مشہور مسلم طبیب اور سائنسداں ابن سینا سے منقول ہے کہ عنبر سمندری مادہ ہے، بعض نے کہا کہ سمندری گھاس ہے اور بعض نے سمندری پودا لکھا ہے، ایک مشہور قول یہ ہے کہ مچھلی کی قے (Vomit) ہے۔[4]

جدید تحقیق:

عنبر پر جو جدید تحقیق ہوئی ہے وہ ان آراء سے مختلف نہیں ہے جو بہت پہلے علماءِ اسلام ظاہر کر چکے ہیں، چنانچہ امام زمخشری کے حوالے سے تاج العروس میں منقول ہے:

> ”عنبر سمندر کی سطح پر تیرتا ہوا مادہ ہے جس میں بسا اوقات پرندوں کی باقیات بھی ملتی ہیں۔“[5]

امام زمخشری کی رائے کو اگر موجودہ تحقیقات کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی رائے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ عنبر کے متعلق ایک تحقیق یہ ہے کہ عنبر دراصل درختوں سے بہنے والی رال اور گوند ہے۔ جب حشرات اسے کھانے کے لیے قریب آتے ہیں تو اس میں چپک جاتے ہیں اور ہوا بند (Airtight) ہونے کے باعث ہمیشہ کے لئے اس میں مقید ہو جاتے ہیں۔

عظیم یونانی ماہر حیاتیات اور فلاسفر ”تھیو فہار سٹس (Theophrastus)“ وہ پہلا شخص تھا جس نے لگ بھگ چار سو سال قبل مسیح میں عنبر کے خواص کے بارے میں تحقیق کی تھی، تحقیق سے ثابت ہوا کہ عنبر زیادہ تر ان ساحلی علاقوں میں پایا جاتا ہے جہاں ماضی میں صنوبری جنگلات کی بہتات تھی بعد ازاں یہ درخت زیر آب آگئے اور ان کی رال یا گوند درختوں سے علیحدہ ہو کر دلدلی پانی اور ساحلی پہاڑیوں میں پھیل گئی اور مخصوص کیمیائی عوامل کے بعد نیم دائروی شکل کے ٹھوس عنبروں میں تبدیل ہو گئی جنہیں غوطہ خور اور تاجر تلاش کر کے فروخت کرتے ہیں۔

اب تک کی گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ عنبر ایک خوشبودار مادہ ہے، مگر یہ مادہ خود کیا ہے؟ اس بارے

(3) عسقلانی، احمد بن علی ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1401ھ، 362/3

(4) سرخسی، محمد بن احمد، المبسوط، دار المعرفہ، بیروت، 1414ھ، 375/3

(5) زبیدی، محمد بن محمد، تاج العروس، دار الہدایہ، بیروت، س ن، 148/13

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

میں مختلف آراء ہیں، مثلاً:

- درختوں کی رال اور گوند ہے۔
- سمندر کی تہہ میں اگنے والا پودا ہے۔
- سمندری جڑی بوٹی ہے۔
- مچھلی کی قے ہے۔
- مچھلی کا فضلہ ہے۔
- تارکول کی طرح سمندری چشمے سے نکلنا والا مادہ ہے۔
- ایک خاص قسم کی مکھی کا شہد کی طرح چھتہ ہے جو بارشوں اور طوفانوں سے ٹوٹ کر سمندر میں آجاتا ہے۔

عنبر کے متعلق طب یونانی میں تفصیلات:

عنبر کے متعلق طبیبوں اور حکیموں نے جو کچھ طب کی کتابوں میں لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ عنبر گرم خشک ہے، مفرح قلب، مقوی دماغ اور محرک حرارت غریزی ہے، اعصاب کو تقویت بخشتا ہے۔ عنبر کو زیادہ تر اعصاب اور قلب کے امراض باردہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ حرارت غریزی کے ضعف کے وقت اس کو برانگیختہ کرنے کیلئے کھلایا جاتا ہے۔ عنبر کا کھانا بوڑھوں کیلئے مفید ہے ۔ ضعف اور زخم معدہ کو زائل کرنے کیلئے بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔ عنبر کی خاص خصوصیت بطور دوا یہ ہے کہ محرک باہ اور محافظ عزیزی ہے لیکن آنتوں اور جگر کے لئے مضر ہے اور اس کے لیے مصلح مغ، عربی، طباشیر ہے، مشک اور زعفران کو اس کے بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ عنبر سے جو مرکبات تیار ہوتے ہیں ان میں خمیرو ابریشم، حب عنبر مومیائی اور خمیرہ گاؤزبان عنبری مشہور ہیں۔[6]

عنبر چونکہ ایک قدرتی نعمت ہے اور بڑی قدر و قیمت رکھتی ہے اس لیے علماء کے درمیان یہ نکتہ بھی زیر بحث آیا ہے کہ دیگر معدنیات کی طرح عنبر پر بھی محصول عائد ہوگا یا نہیں؟ اور اگر ہوگا تو اس کی مقدار کیا ہوگی؟

---

(6) عظیم آبادی، محمد اشرف بن امیر، عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ، 10/103

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

اس بارے میں ائمہ کی آراء مختلف ہیں، علماء کی اکثریت کے نزدیک عنبر میں سے حکومت وقت کو محصول وصول کرنے کا حق نہیں۔ یہی رائے مالکیہ شافعیہ اور احناف میں سے امام ابو حنفیہ اور امام محمد رحمہم اللہ کی ہے۔ تابعین میں سے حضرت عطاء، امام سفیان ثوری، ابن ابی لیلی، حسن بن صالح اور ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ جب کہ بعض حنابلہ اور احناف میں سے امام ابو یوسف کی رائے یہ ہے کہ عنبر میں خمس ہے یعنی پانچواں حصہ واجب ہے۔

عنبر قرآن وحدیث کی روشنی:

قرآن کریم میں سمندری عجائبات اور معدنیات کا ذکر ہے مگر نام کے ساتھ عنبر کا ذکر نہیں، البتہ احادیث میں عنبر کا بطور خوشبو ذکر موجود ہے[7]، چنانچہ نسائی شریف میں ہے:

وعن محمد بن علي قال: «سألت عائشة – رضي الله عنها – أكان رسول الله – صلى الله عليه وسلم – يتطيب؟ قالت: نعم بذكارة الطيب : المسك والعنبر "[8]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں "مردانہ خوشبو یعنی مشک اور عنبر۔"

اس کے علاوہ کچھ اور روایات بھی ہیں جن میں عنبر پر زکوۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کی بحث ہے۔

حدثنا ابن فضيل عن ليث، عن سعيد بن جبير، في الحائض يصيب ثوبها من دمها، قال: تغسله ثم يلطخ مكانه بالورس والزعفران، أو العنبر»[9]

"سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر حیض والی عورت کے کپڑوں کو خون لگ جائے تو اسے چاہیے کہ اسے دھو دے پھر اس جگہ پر ورس،

---

(7) الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ الکویت، وزارۃ الاوقاف، 1427ھ، 200/38

(8) نسائی، احمد بن شعیب، السنن، مکتب مطبوعات الاسلامیہ، حلب، 1406ھ، کتاب الزینۃ، باب العنبر، رقم الحدیث: 5116

(9) ابن ابی شیبہ، ابو بکر بن عبد اللہ، الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار، مکتبہ العلوم والحکم، مدینہ منورہ، 1989ء، 91/1

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

زعفران یا عنبر لگا دے۔“

مشہور تابعی حضرت عطاء بن رباح سے سوال ہوا کہ میت کو مشک لگا سکتے ہیں؟ تو منع فرمایا، لیکن عنبر کے متعلق جب پوچھا گیا تو اس کی اجازت دی۔

عن ابن جريج قال: قلت لعطاء أيكره المسك حنوطا؟ قال: نعم قال: قلت: فالعنبر؟ قال: «لا، إنما العنبر والمسك قطرة دابة »[10]

”ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ مسک بطور حنوط ناپسندیدہ ہے تو فرمانے لگے جی ھاں تو میں نے عنبر کا پوچھا تو فرمانے لگے عنبر اور مسک ایک چوپائے کا قطرہ ہیں۔“

عنبر کے پاک و حلال ہونے سے متعلق مذاہب فقہاء:

فقہ حنفی:

عنبر کے متعلق فقہ حنفی میں بھی وہی اقوال منقول ہیں جن کا پہلے بیان ہو چکا ہے۔ علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے عنبر کو اپنی اصل کے لحاظ سے خوشبو قرار دیا ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ عنبر اصل میں سمندر میں نکلنے والا چشمہ ہے اور پاک ہے اور فیصلہ یہ کیا ہے کہ عنبر پاک بھی ہے اور حلال بھی ہے۔ ایک دوسرے مقام پر علامہ شامی نے عنبر کے استعمال کو دو شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔ ایک یہ کہ اتنی مقدار استعمال نہ کیا جائے کہ جس سے نشہ پیدا ہوا۔ دوسرے یہ کہ صحت کے لیے مضر ہو۔ بہر حال فقہ حنفی کی رو سے عنبر کا بطور خوشبو خارجی استعمال اور بطور دوا یا کھانے کے داخلی استعمال جائز ہے؟ کیونکہ پاک بھی ہے اور حلال بھی ہے۔ محقق علامہ شامی لکھتے ہیں:

"وأما العنبر فالصحيح أنه عين في البحر بمنزلة القير وكلاهما طاهر من أطيب الطيب"[11]

”اور عنبر درست قول کے مطابق سمندر میں دیکھے جانے والے روغن کی مانند

---

(10) صنعانی، عبد الرزاق، المصنف، کتب اسلامی، بیروت، 1390ھ، 3/415، رقم الحدیث: 6143

(11) شامی، محمد امین ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1412ھ، 1/

ہے اور دونوں ہی پاک ہیں اور عمدہ خوشبو بھی ہیں۔"

أقول: المراد بما أسكر كثيره إلخ من الأشربة، وبه عبر بعضهم وإلا لزم تحريم القليل من كل جامد إذا كان كثيره مسكرا كالزعفران والعنبر، ولم أر من قال بحرمتها، وأن البنج ونحوه"[12]

"مراد جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے اور اسی کو بعض نے بیان کیا ہے وگرنہ قلیل کو حرام ماننا لازم آئے گا جب وہ جامد ہو جب اس کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو جیسے زعفران اور عنبر میں کسی کو نہیں جانتا جس نے اسے حرام قرار دیا ہو اور اسی طرح بھنگ ہے۔"

نباتات کی طرح سمندر کے نباتات بھی حلال ہیں، اس لیے پہلے قول کے مطابق عنبر کی حلت و طہارت کے متعلق کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا اور اگر یہ قول اختیار کیا جائے کہ عنبر مچھلی کی قے ہے تو ہاضمہ کے اندرونی عمل سے اس کی ساخت تبدیل ہو جاتی۔ اہے اور ساخت کی تبدیلی سے تو ناپاک شے بھی پاک ہو جاتی ہے اور جس صورت میں مچھلی اسے جوں کا توں اگل دیتی ہے اس صورت میں عنبر کا حکم دہی رہے گا جو نگلنے سے پہلے تھا اور یہ واضح ہے کہ نگلنے سے پہلے وہ پاک اور حلال تھا، زیادہ سے زیادہ ان آلائشوں کو صاف کر دیا جائے گا جو اس پر لگی ہوں۔ امام شافعی نے اس موضوع پر اپنی عادت کے مطابق بڑی فاضلانہ بحث کی ہے جو کتاب الام میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے اور اس سے موجودہ دور میں حلال و حرام کے متعلق بڑی زریں اصولوں کی طرف رہنمائی ملتی ہے۔

فقہ مالکی:

مالکی فقہ میں عنبر کے بارے میں تین قول منقول ہیں: خوشبودار مادہ ہے، مچھلی کی قے ہے یا اس کا فضلہ ہے۔ پہلے قول کو بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔ محقق مالکی علماء کے نزدیک عنبر سمندری جڑی بوٹی ہے جس کی سب سے اعلی اور برتر قسم وہ ہے جو لہروں کی مدد سے ساحل پر آ پہنچتی ہے اور جسے مچھلی کھانے کے بعد اگل دیتی ہے وہ درمیانی نوعیت کا عنبر ہے اور اگر مچھلی کے گلنے سڑنے

---

(12) ابن عابدین رد المحتار، 4/42

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

کے بعد اس کا پیٹ چاک کر کے عنبر نکالا جائے تو وہ سب سے ادنی قسم ہے۔

عنبر کے خارجی استعمال کے متعلق فقہ مالکی میں صراحت کے ساتھ اجازت منقول ہے، چنانچہ امام ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میت کو مشک و عنبر لگا سکتے ہیں؟ تو جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عنبر پاک ہے، کیونکہ کسی چیز کا بیرونی استعمال اس وقت جائز ہوتا ہے جب وہ پاک ہو۔ جہاں تک عنبر کے داخلی استعمال کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں وہی عام شرائط لاگو ہیں جو کسی بھی حلال شے کے متعلق لاگو ہوتی ہیں یعنی یہ کہ اس کا اتنی مقدار میں استعمال نہ ہو جو ضرر کا باعث ہو یا جس سے نشہ پیدا ہو۔[13]

فقہ حنبلی:

فقہ حنبلی میں بھی عنبر کی حقیقت کے متعلق وہی اقوال منقول ہیں جن کا ماقبل میں ذکر ہو چکا ہے۔ مستند حنبلی کتابوں کا رجحان اس طرف ہے کہ عنبر سمندری جڑی ہوئی ہے جو مختلف ذرائع سے انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا خوردنی استعمال بھی ہوتا ہے مگر اصل میں خوشبودار مادہ ہے اور خوشبو کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ عنبر کو فقہ حنبلی میں پاک لکھا ہے، لیکن پاک ہونے کے ساتھ حلال بھی ہے، کیونکہ حنابلہ کے نزدیک ہر پاک چیز حلال ہے جب تک ضرر رساں یا نشہ آور نہ ہو۔ اس لیے پاک و حلال ہونے کی وجہ سے اس کا خارجی اور داخلی استعمال جائز ہے۔[14]

فقہاء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

فقہ حنفیہ:

فقہ حنفیہ کے مطابق، چونکہ عنبر حیوانی اجزاء سے حاصل ہوتا ہے اور یہ ایک قدرتی مادہ ہے جو حلال سمندری حیوانات (مثلاً سیٹ) سے نکلتا ہے، اس لیے اس کا استعمال حلال سمجھا جائے گا بشرطیکہ اس کا حاصل کرنے کا طریقہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔ حنفی علماء کے مطابق، اگر

---

(13) دمیری، بہرام بن عبد اللہ، الشامل فی فقہ الامام المالک، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2008ء، 1/ 157

(14) الخراشی، محمد بن عبد اللہ، شرح مختصر خلیل للخرشی، دار الفکر للطباعۃ، بیروت، س ن، 2/ 212

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

عنبر کسی حرام سمندری حیوان سے حاصل ہو (مثلاً خنزیر یا حرام جانور)، تو اس کا استعمال حرام ہو گا۔ اگر سمندری سیٹ حلال ہو، اور اس کے معدے سے نکلا ہوا عنبر استعمال کیا جائے، تو یہ حلال ہو گا۔

فقہ شافعیہ:

فقہ شافعیہ میں بھی عنبر کے حلال ہونے کا موقف غالب ہے، بشرطیکہ وہ حلال جانور سے حاصل ہو اور اس کی حصول میں کوئی شرعی ممانعت نہ ہو۔ شافعی فقہاء کا کہنا ہے کہ سمندری سیٹ جو کہ ایک حلال جانور ہے، اس سے نکلنے والا عنبر حلال ہو گا۔ حرام جانور سے حاصل ہونے والے عنبر کا استعمال حرام سمجھا جائے گا۔

فقہ مالکیہ:

فقہ مالکیہ میں بھی عنبر کے بارے میں بنیادی طور پر یہی موقف ہے کہ اگر یہ حلال جانور (یعنی سمندری سیٹ) سے حاصل ہو، تو اسے حلال قرار دیا جائے گا۔ اگر حرام جانور سے حاصل کیا گیا ہو یا اس میں کسی حرام اجزاء کی آمیزش ہو، تو اسے حرام سمجھا جائے گا۔ مالکی فقہاء کی نظر میں اگر عنبر کیمیائی طور پر پروسیس کیا گیا ہو اور اس میں حرام اثرات کا امکان ہو، تو اس کا استعمال حرام ہو سکتا ہے۔

فقہ حنبلیہ:

فقہ حنبلیہ کے مطابق، عنبر کا تعلق سمندری سیٹ سے ہے، جو کہ ایک حلال جانور ہے۔ اس لیے اگر عنبر اس سے حاصل کیا جائے، تو یہ حلال ہو گا۔ حنبلیہ کے مطابق، حرام جانور سے حاصل ہونے والے عنبر کا استعمال حرام ہو گا۔

عصری تقاضے:

عنبر کے عصری تقاضے درج ذیل ہیں:

* آج کل کے عطر اور خوشبو کی کمپنیوں میں حلال سرٹیفکیشن کا رواج بڑھ رہا ہے تا کہ مسلمانوں کو یقین دہانی کرائی جا سکے کہ ان کی مصنوعات میں حلال اجزاء شامل ہیں۔
* بعض کمپنیاں سبزیوں سے حاصل ہونے والے متبادل-(synthetic or plant

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

(based amber) پیش کر رہی ہیں، جو مسلمانوں کے لیے حلال ہیں اور ان کے استعمال میں کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہوتا۔

* کچھ حالات میں حرام جانور (مثلاً خنزیر) سے حاصل ہونے والے عنبر کا استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن چونکہ خنزیر سے حاصل ہونے والے عنبر کا استعمال حرام سمجھا جاتا ہے، اس لیے حلال مصنوعات کی تلاش میں محتاط رہنا ضروری ہے۔
* ایسٹرنٹیکس (alternatives) یا سبزیوں سے حاصل ہونے والے رنگ اور خوشبو کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے تاکہ مسلمانوں کو شرعی طور پر صحیح مصنوعات فراہم کی جا سکیں۔
* سبزیوں یا مصنوعی طریقے سے حاصل ہونے والے عنبر کے متبادل کو زیادہ ترجیح دی جا رہی ہے کیونکہ ان کے صحت پر کوئی منفی اثرات نہیں ہوتے اور یہ حلال بھی ہیں۔
* مسلمانوں میں مذہبی حساسیت بڑھ چکی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ ہر ممکن حد تک حلال اور طیب (پاکیزہ) اشیاء کا استعمال کریں۔
* حلال سرٹیفیکیشن اور حلال متبادلات کی دستیابی نے عنبر کے استعمال کو شرعی طور پر واضح کر دیا ہے، اور مسلمانوں کو حلال خوشبو اور عطر کے استعمال میں سہولت فراہم کی ہے۔

خلاصہ بحث:

فقہاء کی آراء میں فرق ہے، لیکن یہ واضح ہے کہ عنبر کا استعمال اس کی نوعیت اور ماخذ کے مطابق حلال یا حرام قرار دیا جا سکتا ہے۔ عصری دور میں، جب مصنوعی عنبر کا استعمال عام ہے اور ماحولیاتی مسائل بھی اہم ہو چکے ہیں، اس بات کی ضرورت ہے کہ علماء کرام جدید تحقیق کی روشنی میں اپنے فیصلے کریں اور مسلمانوں کو اس کے استعمال کے بارے میں آگاہ کریں۔ اس کے علاوہ، معاشرتی اور اخلاقی سوالات جیسے کہ حیوانات کے حقوق اور ماحولیاتی تحفظ کو بھی اہمیت دی جانی چاہیے تاکہ اس معاملے میں نہ صرف شرعی اصولوں کی پیروی کی جائے بلکہ عالمی اخلاقی معیار کا بھی لحاظ رکھا جائے۔